

مُسلما نو! اس رسالے کو خود پڑھو اہل و عیال و احباب کو پڑھاؤ
حق و باطل میں تمیز کرو اور ایک مذہب حق اہل سنت پر قائم رہو

عقائد المسلمنت

المعروف

ظلمة الاسلام



مصنف

ملا محمد علی صاحب
مولانا جمیل الرحمن قادری رضوی مدظلہ العالی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مسلمان معاشرے میں پڑھنے اور دوسروں کو
پڑھانے کے لئے ایک نہایت ہی عمدہ تحریر

عقائد اسلام کی سند

المعروف

ظفر الاسلام

مصنف

مداح الحبیب خلیفہ اعلیٰ حضرت

مولانا جمیل الرحمن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ اعلیٰ حضرت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

موضوع کتاب:

عقائد

نام کتاب:

عقائد اہلسنت (سُورۃ ظفر الاسلام

مصنف:

مداح الحبیب خلیفہ اعلیٰ حضرت

مولانا جمیل الرحمن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

سن اشاعت:

25- اگست 2004ء بمطابق

8- رجب المرجب 1425ھ

صفحات

32

ہدیہ

15/- روپے

مکتبہ اعلیٰ حضرت

الحمد مارکیٹ دکان 25 غزنی ٹیرٹ 40 اردو بازار لاہور پاکستان

042-7247301-0300-8842540

E-mail: maktabalahazrat@hotmail.com



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک سنی استاد اپنے شاگرد پر منافقین زمانہ وہابیہ دیوبندیہ کی پوری حالت کا انکشاف مع ثبوت کے فرما کر ”عقائد اہل سنت“ کی تعلیم دیتا ہے۔
استاد: پیارے شاگردو! دین بڑی دولت ہے، جس کے پاس یہ نہیں وہ دونوں جہان میں ذلیل ہے، تم ہمیشہ پکے سنی رہنا اور آج کل کے بد مذہبوں، گندم نما جو فروشوں سے سخت نفرت رکھنا۔

شاگرد: حضرت! بد مذہب کون لوگ ہیں؟ کیا سنیوں کے سوا اور کچھ فرتے ہیں؟
استاد: ہاں اب بہت فرتے نکل پڑے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر ”سخت بد مذہب“ ہیں اور بہت سے تو ”کفر“ کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔ جیسے وہابی، غیر مقلد، رافضی، نیچری، قادیانی، گاندھوی۔

شاگرد: حضرت یہ تو فرمائیں وہابی کس کو کہتے ہیں؟ اور ہندوستان میں یہ کہاں سے آئے؟
استاد: نجد میں ایک شخص محمد ابن عبدالوہاب^(۱) ۱۲۰۹ھ میں ہوا جس نے حرم مکہ کو اصفیل ٹھہرایا اور علماء و سادات کے بچوں تک کے خونوں سے زمین حرم کو ترک کیا۔ صحابہ و اہل بیت و شہداء کے مزارات اور گنبدوں کو توڑ کر پامال کیا اور علماء بلکہ جملہ مسلمانانِ حرمین طہیین کو مشرک بتا کر ان کا قتل واجب ٹھہرایا۔ حضور اقدس ﷺ کے ”روضہ انور“ کا نام ”صنم اکبر“ یعنی سب سے بڑا بت رکھا۔

اُس خبیث مردود کے معتقدوں کو ”وہابی“ کہتے ہیں۔ اُس شیطان نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام ”کتاب التوحید“ رکھا تھا۔ جب یہ کتاب مولوی ”اسماعیل دہلوی“ کے ہاتھ لگی۔ تو انہوں نے اس کا خلاصہ اردو زبان میں لکھا جس کا نام ”تقویۃ الایمان“ رکھا۔ جس میں رسول کریم ﷺ کو دل کھول کر گالیاں دیں۔ پھر دوسری کتاب

(۱) اس کی اور اس کے مذہب کی تفصیل رد المحتار علامہ شامی و سیف الجبار و بوارق محمدیہ اور تاریخ وہابیہ میں دیکھئے۔ ۱۲ نیز تاریخ نجد و حجاز کا مطالعہ کیجئے۔ (ادارہ)

فارسی میں لکھی جس کا نام ”صراط مستقیم“ رکھا۔ چنانچہ ”اسمعیل دہلوی“ کو ”کابل“ کے سچے بچے مسلمانوں نے قتل کر کے اُس کے اصلی ٹھکانے پر پہنچا دیا۔

اس کی کتابوں اور نجدی عقائد کا ترکہ ”بعض دیوبندی“ لوگوں نے پایا۔ اُن دیوبندیوں کا ایک امام مولوی ”قاسم نانوتوی“ تھا، جس نے مدرسہ دیوبند کی بنیاد ڈالی اور وہ نبی ﷺ کے ”خاتم النبیین“ ہونے کا منکر ہوا۔ حضور ﷺ کی مثل چھ نبی اور طبقات زمین میں مانے۔ اور اس مضمون میں ایک ”رسالہ تحذیر الناس“ لکھا جس کا رد اُس وقت کے علمائے اہل سنت نے تحریر فرمایا اور زبانی مباحثوں میں بھی اس کو علمائے اہل سنت سے شکست نصیب ہوئی۔ واللہ الحمد

پھر مولوی ”رشید احمد گنگوہی“ اُچھلے۔ ان جناب نے تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی۔ امام الطائفہ ”اسمعیل دہلوی“ نے تو امکان کذب ہی مانا تھا یعنی خدا کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ خدا جھوٹ بول سکتا ہے مگر ”پدر اگر نتواند پسر تمام کندران“ جناب نے اپنے فتوے میں صاف لکھ دیا کہ ”بلکہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے“ یعنی پناہ بخدا، اللہ ﷻ سے کذب واقع ہو لیا، وہ جھوٹ بول چکا۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ۔ اور حبیب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تو کوئی دقیقہ اہانت اور بدگوئی میں اٹھا نہ رکھا۔ ان کے چند یہ رسالے ہیں:-

”فتاویٰ میلاد عرس“، ”فتاویٰ رشیدیہ“ اور ”براہین قاطعہ“ یہ رسالہ اپنے ایک خاص شاگرد ”خلیل احمد نیپٹھی“ کے نام سے طبع کرا کے خود اس کی تصدیق کی۔ جو ان شاعتوں، خباثتوں، سفاہتوں سے لبریز ہیں۔ ”محمود حسن دیوبندی“ شاگرد ”رشید گنگوہی“ اُن کے بعد اچھے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو جاہل، شرابی، زانی وغیرہ وغیرہ سب مانا اور اپنے استاد ”رشید احمد گنگوہی“ کو رسول اللہ ﷺ کا مثل و نظیر و ثانی تحریر کیا اور خود گاندھوی فرقتے میں ”شیخ المہند“ مشرک پرست بنے۔ مرتے وقت جو ان کی حالت ہوئی، خدا مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے، پھر اُن سب کے نتیجہ ”میاں اشرف

علی تھانویؒ اُبھرے۔ انہوں نے علم رسول ﷺ کو کُتے سور کے علم سے ملایا۔ دیکھوان کی ”حفظ الایمان“، نیز ”بہشتی زیور“ کے گیارہ حصے لکھے۔ جس کے پہلے اور چھٹے حصے میں تو نہایت کفریات بکے اور بہت زہر اُگلا، یہاں تک کہ مقصود حاصل ہوا، اور مرید کو نئے کلمے ”لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ“ اور جدید درود ”اللہم صل علی سیدنا ونبینا اشرف علی“ پڑھنے کی اجازت دے دی۔

اب وہابیت کا ہیڈ کوارٹر ہندوستان میں دیوبند ہے اور جہاں کہیں اُن کے معتقدین و مریدین ہیں، وہ سب دیوبند کی شاخیں ہیں اب سب سے آسان وہابی کی پہچان اور علامت یہ ہے کہ جو کوئی ان ذکر کر وہ شدہ دیوبندیوں کو اپنا ”پیشوایا عالم دین و صالح و متقی“ مانے یا ان کی یا ان کے مریدین و معتقدین کی کتابوں کو اچھا جانے وہ ”وہابی“ ہے۔

شاگرد: حضرت اگر اجازت ہو تو بندہ اپنے اطمینان قلبی اور معلومات کے لئے کچھ ذرا تفصیل سے دریافت کرے؟

استاد: بے شک ضرور تحقیق کرو تا کہ عقیدہ درست و مضبوط ہو کیونکہ دین و مذہب کی سچائی کا دار و مدار عقائد صحیحہ اہل سنت و جماعت پر ہے۔

شاگرد: کیا اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے؟ یا مثل اس کے اور بُرے کام کر سکتا ہے؟ مسلمان کا اس بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

استاد: استغفر اللہ۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ^(۱)، زنا، چوری، ظلم شراب خوری وغیرہ تمام عیبوں اور بُرائیوں سے پاک ہے اور جو شخص اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف کسی عیب کی نسبت کرے یا جھوٹ وغیرہ کسی برائی کو اللہ ﷻ کے لئے ممکن بتائے یا امکان کا شبہ بھی کرے تو یقیناً کافر و مرتد ہے۔

یہ عقیدہ ہے اہلسنت و جماعت کا مگر ”وہابی فرقہ“ اس کے خلاف ہے جیسا

(۱) اس عقیدہ اہل سنت کی تحقیق اینق اور اعتقاد وہابیہ کا رد کامل رسالہ سبحان السبوح میں دیکھئے۔

امام الوہابیہ ”اسمعیل دہلوی“ نے رسالہ یکروزی صفحہ 145 میں یہ لکھ دیا کہ ”ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے۔“

یوں ہی ”رشید احمد گنگوہی“ نے ”براہین قاطعہ“ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی صفحہ 6 میں لکھا کہ ”امکان کذب کا مسئلہ تو اب کسی نے جدید نہیں نکالا، بلکہ قدماء میں اختلاف ہے۔“

یوں ہی ”محمود حسن دیوبندی“ نے ضمیمہ اخبار نظام الملک مراد آباد 25 اگست 1889ء میں لکھا کہ ”چوری، شراب خوری، جہل و ظلم سے معارضہ کم فہمی ہے معلوم ہوتا ہے غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضروری نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے۔“ (اتنی بلفظہ)

شاگرد: کیا جو ہوا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہو گا ان تمام غیبوں کا علم اللہ ﷻ نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا یعنی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا عالم مَآکَانَ وَمَا يَكُونُ ہیں۔

استاد: بے شک اللہ ﷻ نے اپنے حبیب ﷺ کو جو ہوا اور جو ہو رہا ہے اور جو ہو گا تمام غیبوں کا علم (1) دیا ہے مگر ہاں ”وہابی فرقہ“ اس کا ”سخت منکر“ ہے۔ دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ مطبع مجتہبی دہلی صفحہ 254 پر (فتویٰ دیوبند) یہ جو کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء (یعنی تمام چیزوں کا) آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے“ (اتنی بلفظہ)۔

پھر دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور صفحہ 48 ”جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا“۔ (اتنی بلفظہ)

پھر دیکھو ”بہشتی زیور“ حصہ اول مصنفہ اشرف علی تھانوی مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ

(1) مسئلہ علم غیب کی نفیس و کامل تحقیق جاء الحق کا مطالعہ کیجئے۔ یہ کتاب مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ (ادارہ)

ملتان صفحہ 40 ”کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی (کفر و شرک ہے)۔“
نیز دیکھو ”فتاویٰ رشیدیہ“ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی مصنفہ گنگوہی صفحہ
57۔ ”علم غیب کسی تاویل سے کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا ایہام شرک سے خالی
نہیں۔“ (اتحیٰ بلفظ)۔

شاگرد: حضرت میں نے سنا ہے کہ وہابیہ حضور ﷺ کے علم سے شیطان کا علم زیادہ
مانتے ہیں؟

استاد: ہاں وہابی کہتے ہیں کہ ”علم محیط زمین کا شیطان لعین کے لئے تو نص سے
ثابت ہے۔“ اور حبیب خدا ﷺ کے لئے علم ماننے کو خلافِ نصوصِ قطعیہ سے
ثابت ہے لہذا وہابی شیطان کے علم کو علمِ رسول ﷺ سے زیادہ اور رسول اللہ
ﷺ کا علم شیطان کے علم سے کم مانتے ہیں۔

دیکھو عبارت ”براہین قاطعہ“ مصدقہ گنگوہی مطبوعہ دارالاشاعت کراچی صفحہ
55۔ ”شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلافِ نصوصِ قطعیہ
کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے؟
شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کے علم کی کوئی نص قطعی
ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“ (اتحیٰ بلفظ)

شاگرد: حضرت! میرے ایک دوست ”عبدالرسول“ کہتے تھے کہ وہابی حضور ﷺ کے
”علم غیب“ کو کُتے اور سوز وغیرہ کے علوم سے ملاتے ہیں؟

استاد: ہاں ”میاں عبدالرسول“ سلمہ نے تم سے سچ کہا، بے شک اس وقت کے
وہابیوں کے گرو گھنٹال ”اشرف علی تھانوی“ نے اپنی کتاب ”حفظ الایمان“
مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ملتان کے صفحہ 13 پر صاف لکھ دیا کہ جیسا علم غیب
رسول اللہ ﷺ کے لئے مانا جائے، ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام
جوانوں، چوپائیوں، گائے، بیل، گدھے، کُتے، سوزوں کے لئے بھی
حاصل ہے۔ رسول اللہ کی کیا تخصیص ہے۔ دیکھو عبارت،

”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

شاگرد: کیا وہابی شفاعت و حمایت حضور ﷺ کے منکر ہیں؟ (1)

استاد: ہاں وہابی منکر شفاعت و حمایت ہیں۔

دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 20 میں صاف لکھ دیا ”اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی حمایت نہیں کر سکتا۔“

پھر صفحہ 22 پر اس سے بھی صاف لکھ دیا۔ ”کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ رتبہ نہیں رکھتا اور ہر کوئی اس معاملے میں اس کے روبرو اکیلا حاضر ہوگا کوئی کسی کا وکیل حمایتی بننے والا نہیں ہے۔“

پھر صفحہ 50 پر اور بھی صاف لکھ دیا کہ ”جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف کرنا ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سوا اس پر اب شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اللہ کے مقابلے کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے۔“

پھر صفحہ 63 پر رسول اللہ ﷺ پر تہمت رکھتے ہوئے شفاعت کا صاف انکار کر دیا کہ ”پیغمبر نے اپنی بیٹی تک کو کان کھول کر سنا دیا کہ اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔“

شاگرد: کیا انبیاء علیہم السلام اللہ ﷻ کے پیارے ہیں؟ اور ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے؟ اور اُن کی معرفت سے قرب الہی حاصل ہوتا ہے؟

استاد: بے شک یہ اہل سنت کا ایمان ہے، مگر ”وہابی فرقہ“ اس کا منکر ہے۔

(1) عزت و عظمت رسول ﷺ دیکھنا ہو تو ”الامن والعلیٰ اور شان حبیب الرحمن من آیات القرآن“ کا مطالعہ کیجئے۔

چنانچہ ”تقویۃ الایمان“ صفحہ 4 میں لکھ دیا کہ ”انبیاء اولیاء اللہ کے پیارے ہیں ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے اور جتنا ہم اُن کو جانتے ہیں اللہ سے قرب حاصل ہوتا ہے سب خرافات ہے۔“

شاگرد: حضرت! کیا عبدالنبی اور عبدالرسول، نبی بخش، علی بخش، حسین بخش، امام بخش، پیر بخش، غلام محی الدین، غلام معین الدین نام رکھنا جائز نہیں؟
استاد: مسلمانوں کے یہاں تو ہمیشہ سے یہ نام رکھنا جائز بلکہ خوب ہیں اور عرب و عجم میں ان ناموں کے لاکھوں مسلمان ہوئے اور موجود ہیں۔ ہاں وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک یہ نام رکھنے والا کافر و مشرک و مردود ہے۔

دیکھو عبارت ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 16 اور 17 ”علی بخش، پیر بخش، عبدالنبی، غلام محی الدین و غلام معین الدین نام رکھنا شرک ہے۔“
پھر دیکھو عبارت صفحہ 81 ”نبی بخش، علی بخش، امام بخش نام رکھنے والا مردود ہے“ (اتنی ملخصاً)

پھر دیکھو عبارت ”بہشتی زیور“ حصہ اول کتب خانہ مجیدیہ ملتان صفحہ 41 (سرخی یہ ہے ”کفر و شرک کی باتوں کا بیان“) علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا (کفر و شرک ہے)۔“
شاگرد: کیا اللہ ﷻ کے سوا کسی کو ماننا جائز نہیں؟

استاد: بالکل غلط، رسول کو رسول، قرآن کو کلام اللہ اور اصحاب کو اصحاب اور آل کو آل اور غوث کو غوث اور پیر کو پیر ماننا چاہیے۔ علی ہذا القیاس۔ ہاں وہابیوں نے کلمہ میں یہ اختصار کی صورت نکال لی ہے یعنی لا الہ الا اللہ بس ہے۔ محمد رسول اللہ کا ماننا بیکار بلکہ خبط ہے۔“ بلکہ کہتے ہیں ”اللہ کے سوا کسی کو نہ مان“۔

شاگرد: بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہابیہ نے نبی ﷺ کو اللہ ﷻ کے یہاں چمار سے بھی ذلیل بتایا ہے؟

استاد: بے شک وہابیہ نے ایسا ہی لکھا ہے اور عزت والے حبیب ﷺ کو (معاذ اللہ) چمار سے ذلیل بتایا ہے۔⁽¹⁾

دیکھو عبارت ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 30 ”ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (اس میں انبیاء اولیاء سب آگئے) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔“
شاگرد: کیا رسول اللہ ﷺ کو مختارِ کل ماننا چاہیے؟⁽²⁾

استاد: بے شک رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم مختارِ کل میں، اللہ ﷻ نے ان کو اختیارات کُلّی عطا فرمائے ہیں لیکن فرقہ وہابیہ اس سے سخت جلتا ہے۔

دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 70۔ ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کے مختار نہیں“ یعنی کچھ اختیار نہیں دیئے گئے۔“

شاگرد: وہابی فرقہ اللہ ﷻ کے لئے تو علم غیب ضرور مانتا ہوگا؟

استاد: ہاں مانتا تو ہے مگر جب چاہتا ہے غیب کو دریافت کر لیتا ہے۔

دیکھو عبارت ”تقویۃ الایمان“ صفحہ 40 مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور ”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“

شاگرد: کیا انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ مر کر مٹی میں مل جاتے ہیں؟

استاد: نعوذ باللہ یہ ملعون عقیدہ کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا، بے شک انبیاء علیہم السلام،

اولیاء، علماء رحمہم اللہ یہاں تک کہ شہداء مرتے نہیں بلکہ یَنْقَلِبُونَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ یعنی ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلے جاتے ہیں اُن کے تصرفات، کرامات، کمالات جس طرح کہ اس عالم میں تھے وہاں بھی بدستور جاری و باقی، بلکہ اکثر کے اعلیٰ و اتم و اکمل ہو جاتے ہیں قرآن کریم صاف صاف شہیدوں کو زندہ فرما کر بتاتا ہے کہ وہ رزق دیئے جاتے ہیں۔

جب حبیب کریم کے غلاموں کو یہ شرف حاصل ہے، تو انبیاء و رسل علیہم السلام

(1) عزت و عظمت حضور دیکھنا ہو تو رسائل ذیل دیکھو تجلی الیقین والامن والعلیٰ - ۱۲

(2) مختارِ کل ہونے کا ثبوت الامن والعلیٰ میں دیکھو - ۱۲

اور پھر سید المرسلین ﷺ کا کیا پوچھنا۔ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بے شک حضور حیات النبی ہیں، اور ان کے صدقہ میں اولیاء و علماء و شہداء بھی مژدہ ہیں۔ اُن کو حیات ابدی ملتی ہے۔ خود حدیث میں ارشاد ہوا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلْ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ اللّٰهِ ﷺ نے زمین پر اجسام انبیاء کرام علیہم السلام کا کھانا حرام فرما دیا ہے۔

بلکہ حدیث سے یہ فضیلت طاعون سے شہید اور اس کے مؤذن کے لئے جو محض لوجہ اللہ اذان کہتا ہو ثابت ہے۔

ہاں فرقہ ملعونہ ”وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ“ ہی کو خدا کی مار ہے کہ وہ محبوب خدا کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہتا ہے اور اس ملعون قول کے کہنے کی تہمت خود حضور ﷺ پر لگاتا ہے۔ دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 100 ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔“

شاگرد: کیا رسول اللہ ﷺ کو اپنا بڑا بھائی سمجھنا چاہیے؟

استاد: نعوذ باللہ! تمہاری اور سارے جہان کی عزتیں اور تمام مخلوق کی ماؤں اور باپوں اور بھائیوں کے مرتبے اگر ایک جگہ جمع کئے جائیں تو حضور ﷺ کی عزت کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ

نسبتِ خود بسکت کرد بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ گویے تو شد بے ادبی

ہماری حالت تو یہ ہے کہ خود کو ان کے گنتے کے ساتھ بھی نسبت کرنا بے ادبی

جانتے ہیں لیکن وہابی فرقہ واقعی ایسا بے باک، بے ادب، گستاخ گمراہ، شقی ہے، جو

حبیب خدا ﷺ کے ساتھ دعویٰ ہمسری کرتا اور ان کو بڑا بھائی ٹھہرا کر خود حضور ﷺ کا چھوٹا

بھائی بنتا ہے۔ جیسا ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور کے صفحہ 99 میں لکھ دیا کہ:

”انبیاء، اولیاء، امام، امام زادے، پیر، شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں

وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ

بڑے بھائی ہوئے“ (انہی بلفظہ)

بلکہ یہ ملعون فرقہ تو انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کو بے خبر اور نادان مانتا ہے دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 46 ”سب بندے

بڑے ہوں یا چھوٹے بے خبر ہیں اور نادان“

بلکہ یہ جہنمی گروہ تو انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کو ناکارہ بکتا ہے۔

دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 52 ”اللہ کے زبردست

ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔“

شاگرد: حضرت! یہ جو اذان میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام اقدس سن کر

انگوٹھے چومتے اور درود پڑھتے ہیں، اہل سنت کے یہاں درست ہے یا نہیں؟

استاد: ہاں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنے میں اظہارِ تعظیم حضور ﷺ ہے اور حضرت

سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر حضرت خلیفہ اول امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ

کی سنت کریمہ ہے، نیز ”مشائخ کرام“ اور ”علمائے عظام“ نے اس عمل کے فوائد

عظیمہ میں سے ایک نفیس فائدہ یہ بتایا ہے کہ اس کے عامل کو آنکھوں کی شکایت

نہ ہوگی اور بصارت میں ترقی ہوگی اور اندھانہ ہوگا، عرب و عجم کے تمام مسلمان

اس کے عامل رہے اور میں اور اہل سنت کو ہمیشہ اس کا عامل رہنا چاہیے۔

مگر فرقہ ملعونہ وہابیہ اس کا ”سخت منکر“ اور دشمن ہے۔ چنانچہ سرغنہ طاہرہ

دیوبندیت جناب ”اشرف علی تھانوی“ اپنے ”فتاویٰ امدادیہ“ میں اس عمل سنت کے منکر

ہوئے جس کا ردِ کامل اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے ایک رسالہ

نہج السلامہ فی حکم تقبیل الالبہامین فی الاقامہ ۱۳۳۳ھ میں تحریر فرمایا۔

ابھی زمانہ موجودہ کے ایک خفیہ غیر مقلد سری وہابی مولوی ”عبدالشکور“ (۱) لکھنوی

(۱) اس مبارک عمل کے ثبوت میں رسالہ منیر العین فی سبیل الالبہامین مصنفہ امام اہلسنت مجدد ملت قدس سرہ کا ملاحظہ ہو جو بمبئی میں طبع ہوا تھا۔ نیز رسالہ فتاویٰ افریقہ صفحہ 55 پر اس مسئلہ کی تشریح مطالعہ کیجئے۔ ۱۲

ایڈیٹر ”النجم“ نے اس فعل سنت کو بدعت سیئہ لکھ کر ترک کرنے پر بہت زور دیا ہے۔
دیکھو ”علم الفقہ“ جلد دوم صفحہ 24 مطبوعہ عمدة المطابع لکھنؤ 1330ھ ”(۱۰) اقامت
میں نبی ﷺ کا نام سن کر انگوٹھوں کو چومنا بدعت سیئہ ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں
اور اذان میں بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔“ (انتہی بلفظ)

اس کے حاشیہ پر لکھا ”بعض احادیث اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں کہ اذان
میں نبی ﷺ کا نام گرامی سن کر انگوٹھوں کو چومنا چاہیے مگر کوئی حدیث ان میں جلیل القدر
محدثین کے نزدیک صحت کو نہیں پہنچی سب ضعیف ہیں۔“ آخر میں صاف لکھ دیا کہ ”اس
کا ترک کرنا بہتر ہے۔“ (انتہی)

شاگرد: حضرت! غیر مقلد اور وہابی میں کس قدر فرق ہے؟

استاد: غیر مقلدین اور وہابیہ آپس میں چھوٹے بڑے بھائی ہیں۔ عقائد ان کے اور
ان کے ایک ہی ہیں صرف ظاہر اقدارے فرق ہے کہ وہابیہ خفی بننے ہیں
آمین بالجہر و رفع یدین نہیں کرتے۔ ہاتھ زیر ناف باندھتے ہیں۔

اور غیر مقلدین ”عادل بالحدیث“ بن کر خود کو ”اہل حدیث“ کہتے ہیں، آمین
بالجہر پکارتے، رفع یدین کرتے، سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں مجتہدین اربعہ یعنی چاروں
اماموں سے نہایت نفرت رکھتے اور تقلید شخصی کو حرام بتاتے ہیں۔ بلکہ اکثر غیر مقلدین تو
ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو گالیاں دیتے ہیں، بلکہ بعض ان کو کفر و شرک کا داغ
لگاتے ہیں۔

غرض یہ کہ دیوبندی وہابی غیر مقلدین کو اپنا بھائی مانتے اور ان کے پیچھے
نماز پڑھنا بلا کراہت جائز بتاتے ہیں۔^(۱)

چنانچہ دیکھو ”فتاویٰ رشیدیہ“ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 240
مصنفہ رشید احمد گنگوہی ”غیر مقلد سے تعصب اچھا نہیں کیونکہ وہ عادل بالحدیث ہے

(۱) حالانکہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز منع و ناجائز ہے۔ دیکھو اس کی تحقیق میں رسالہ النہی الاکید مصنفہ
امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ۔

اگرچہ نفسانیت سے کرتا ہے۔“

پھر دیکھو ”فتاویٰ رشیدیہ“ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 239۔ ”عقائد

میں مقلد اور غیر مقلد سب متحد ہیں اعمال میں اختلاف ہے“

نیز دیکھو غیر مقلدین کے ی، آئی، ڈی جناب ”عبدالشکور لکھنوی“ ایڈیٹر النجم کا رسالہ ”علم الفقہ“ جلد دوم صفحہ 92 ”یہی حکم غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہے یعنی مقلد کی نماز ان کے پیچھے بلا کراہت درست ہے خواہ وہ مقتدی کے مذہب کی رعایت کریں یا نہ کریں۔“

پھر اسی کے حاشیہ پر لکھا ”ہمارے زمانے کے بعض متعصب مقلدین غیر مقلدین کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ اگر کسی امام کو بلند آواز سے آمین کہتے ہوئے سنا، یا سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا تو اپنی نماز کا اعادہ کر لیتے ہیں میری ناقص فہم میں یہ تعصب نہایت بُرا ہے اور غالباً جو شریعت کے مقاصد سے واقف ہے اس فعل قبیح کو جس سے امت میں افتراق پیدا ہو جائز نہ رکھے گا ہاں اگر کوئی غیر مقلد ہمارے امام صاحب کو بُرا کہتا ہو تو وہ ایک مسلمان کی غیبت کرنے سے فاسق ہو جائے گا اس صورت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی مگر جائز پھر بھی رہے گی۔“ (اتنی بلفظ)۔

شاگرد: کیا محفل میلاد شریف اور اس میں قیام کرنے میں ثواب ہے۔ کرنا چاہیے یا نہیں؟

استاد: محفل میلاد شریف ادب و تعظیم و ذوق و شوق سے ہمیشہ کرنا چاہیے، اس میں بکثرت ثواب اور بزرگان دین نے اس کے بڑے بڑے فوائد دیکھے اور بیان کئے ہیں اور قیام کرنا اس میں مستحب و مستحسن ہے۔ یہی سبب ہے کہ حرمین طہیین و مصر و شام و یمن اور جمیع بلاد اسلام میں اس عمل خیر کو ہر تقریب شادی و غمی میں بجالاتے ہیں، خود مہاجر کی حاجی امداد اللہ صاحب نے اپنے رسالہ ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ میں صاف لکھ گئے۔

”کہ محفل میلاد شریف میں شریک ہوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور قیام

میں لطف و لذت پاتا ہوں۔“

لیکن ”وہابی دیوبندیوں“ نے اس عمل خیر پر ”کفر و شرک“ کے دریا بہائے اور تمام زمین پر کسی مسلمان کو یہاں تک کہ خود اپنے پیر جی صاحب موصوف کو بھی کافرو مشرک و بدعتی ناری جہنمی بنائے بغیر نہ چھوڑا۔

چنانچہ دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ مجتہائی صفحہ 56، 57 ”ربیع الاول میں محفل ترتیب دینے والا اور قیام کرنے والا (مسلمان نہیں)“

پھر دیکھو ”فتاویٰ رشیدیہ“ مصنفہ گنگوہی صفحہ 115۔“ پر مجلس مولود شریف

اگرچہ کوئی امر غیر مشروع اس میں نہ ہو وہ بھی اس وقت میں ناجائز ہے۔“ (اتنی بلفظ)

پھر دیکھو یہی ”فتاویٰ رشیدیہ“ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 117۔

”شاہ ولی اللہ صاحب نے جو فیوض الحرمین میں مولد النبی کی حاضری لکھی ہے وہ کچھ

اہتمام سے نہ تھی نہ وہاں شیرینی نہ چراغ نہ کچھ اور تھا۔“ (اتنی بلفظ)

پھر دیکھو ”فتاویٰ رشیدیہ“ صفحہ 131 مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔ ”مجلس

مولود شریف جس میں روایات موضوعہ کا ذبہ نہ ہوں اس میں بھی شرکت منع ہے۔“

اس پر اور سخت ضلالت و خباثت یہ ظاہر کی کہ مجلس میلاد کو جہنم کنہیا بتایا۔

لو دیکھو فتاویٰ میلاد مصنفہ ”رشید احمد گنگوہی“ طبع بار اول صفحہ 14۔ ”یہ ہر روز

اعادۃ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ ساگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔“

پھر اس سے بھی بڑھ کر ملعون کلمہ بکتا ہے کہ ”ہندو تو سال بھر میں ایک مرتبہ

کرتے ہیں یہ مسلمان وہ ہیں کہ ہر روز مولود ہندوؤں کے ساگ اور جہنم کنہیا سے بھی

بدتر ہے۔

پھر صفحہ 17 میں لکھا کہ ”التزام مجلس میلاد بلا قیام و روشنی و تقاسیم شیرینی و

قیودات لایعنی کے ضلالت سے خالی نہیں۔“ یعنی مجلس میلاد شریف اگر ایسی کی جائے

کہ جس میں نہ قیام ہو، نہ روشنی، نہ تقسیم شیرینی، نہ فضول قیدیں ہوں، جب بھی گمراہی ہے۔
پھر اسی فتاویٰ میلاد طبع بار اول کے آخر میں ایک قصیدہ بھی درج کیا، جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

خلافِ اہل شریعت ہے محفلِ میلاد خلافِ اہل طریقت ہے محفلِ میلاد
یہ کون کہتا ہے سنت ہے محفلِ میلاد کچھ اس میں شک نہیں بدعت ہے محفلِ میلاد
فقط ہوئے طبیعت ہے محفلِ میلاد تمہارے نفس کی شامت ہے محفلِ میلاد
فقیر ابھی نہ ہو خاموش ردِ بدعت سے کہ مصطفیٰ ﷺ کی اہانت ہے محفلِ میلاد
اس کے بعد ”بہشتی زیور“ کے چھٹے حصہ کی بھی سیر کرو، جس میں تھانوی جی نے محفلِ میلاد و قیام اور فاتحہ اور تیجہ دسواں اور چہلم اور عید کی سویوں اور شبِ برأت کے حلوے اور محرم میں کھجڑے یا شربت پر نیاز و فاتحہ شہداء سب کو بدعت اور کرنے والے کو بدعتی ناری جہنمی ٹھہرایا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سوائے چند دیوبندیوں و ہابیوں کے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور بغداد و ترکستان و کابل و ہند وغیرہا میں جتنے مسلمان ہیں وہ سب کے سب اور نیز آباؤ اجداد اور جملہ مشائخ کرام و علمائے عظام دیوبندی فتوؤں سے کافر مشرک، بدعتی، ناری، جہنمی ہوئے اور پیر جی حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمتہ اللہ علیہ تو دیوبندی فتویٰ کی رو سے سخت مشرک و اشد بدعتی ٹھہرے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
شاگرد: کیا رسول اللہ ﷺ یا حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر اور خیال بُرا ہے۔
استاد: نعوذ باللہ کیا یہودہ سوال کرتے ہو؟ محبوبانِ خدا خصوصاً حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر و فکر ایمان ہے۔ خود اللہ ﷻ نے حبیب کے ذکر کو بلند کیا اور ان پر بلا تعین وقت و بے شمار درود بھیجنے کا ہم کو حکم دیا، جس کا مقصد یہ ہے کہ تم کبھی اور کسی وقت بھی محبوب کی یاد و ذکر و فکر سے غافل نہ رہو۔
اپنی تمام عبادتوں کو ان کی یاد و ذکر و فکر سے زینت بخشی، اذان و اقامت، نماز، کلمہ وغیرہ سب میں ان کا ذکر لازم فرمایا اور ذکر سے فکر و خیال لازم ہے۔ اولیاء

نے انہیں کے ذکر و فکر سے مراتب علیا پائے۔ ان کے نام پاک کے اوراد پڑھ کر ترقی درجات کا شرف حاصل کیا، اُٹھتے، بیٹھتے یا رسول اللہ کے وظیفے پڑھے۔⁽¹⁾

اور اب بھی بحمدہ تعالیٰ تمام مسلمان اسی پر عامل اور ذکر و فکر حبیب کے شاغل ہیں۔ مگر دیوبندیوں وہابیوں پر اس سے قہر کی بجلی گرتی ہے۔

دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور صفحہ 66 ”نام چننا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ نے خاص اپنی تعظیم کے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے۔“

پھر دیکھو ”بہشتی زیور“ حصہ اول مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان صفحہ 41۔ ”کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ چننا (کفر و شرک ہے)

اور دیکھو ”فتاویٰ رشیدیہ“ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 68 ”یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیعاً للہ“ کا ورد بندہ جائز نہیں جانتا۔ صفحہ 32 ”اس وظیفہ کو ترک کر دو بندہ اچھا نہیں جانتا۔“

پھر دیکھو ”فتاویٰ رشیدیہ“ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 68 ”وردا شیخ عبدالقادر جیلانی شیعاً للہ حرام ہے۔“

نیز ”تقویۃ الایمان“ وغیرہ میں تو تصریح کر دی گئی ہے کہ یا رسول اللہ اور یا غوث کہنا، ان سے مدد مانگنا، دوہائی دینا سب کفر و شرک اور عام وہابیوں کا یہی عقیدہ ہے۔ رہا ان محبوبان خدا کا فکر و خیال و تصور، تو وہ اس فرقہ ملعونہ کے نزدیک شرک، چنانچہ ”فتاویٰ رشیدیہ“ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 217 میں ہے ”تصور شیخ اگر اس میں تعظیم ہو یا شیخ کو متصرف باطن مرید سمجھے موجب شرک ہے۔“

مگر دتی والے لال گرو نے تو ایسی کہی کہ ابو جہل و ابولہب سے بھی ایسی نہیں کہی گئی، دیکھو ”صراط مستقیم“ مصنفہ اسماعیل دہلوی مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور کی ”فصل در محلات نماز“ یعنی ان باتوں کا بیان جن سے نماز

(1) اس مسئلہ کے ثبوت میں رسائل ذیل مطالعہ کرو۔ برکات الامداد، انوار الانبیا اور جاء الحق کا مطالعہ فرمائیں۔

میں خلل آجائے صفحہ 118 ”از سوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچند یں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است۔“

ترجمہ:- (نماز میں) زنا کے دوسو سے اپنی عورت کے ساتھ مجامعت کا خیال بہتر ہے اور پیر یا پیر کے مثل کوئی بزرگ گو جناب رسول اللہ ہی ہوں ان کا خیال کرنا اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) یہ ہے عقیدہ وہابیہؑ تا کہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ یا کسی بزرگ کا خیال بیل اور گدھے کے سیال میں ڈوب جانے سے کتنے ہی درجے بدتر ہے الا لعنة الله على الظلمين۔
شاگرد: حضرت یہ ”تقویۃ الایمان“ اور ”صراط مستقیم“ تو سخت ناپاک اور گندی کتابیں نکلیں۔⁽¹⁾

استاد: بے شک یہ کتابیں خبیث و مردود اور ان کا لکھنے والا اور ان کو اور ان کے مصنف کو اچھا جاننے والا سب کے سب مردود و خبیث مگر الخبیث للخبیث۔

دیکھو گنگوہی جی کا فتاویٰ میلاد صفحہ 21 و 22 ”مولوی اسماعیل صاحب دہلوی عالم، صالح، مفتی بدعت کے قلع قمع کرنے والے، سنت کے جاری کرنے والے قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے، ولی، شہید، جنتی، مہبط رحمت الہی میں اور تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اگر کسی گمراہ نے اس کو بُرا کہا تو وہ ضال اضل ہے۔ کتبہ رشید احمد گنگوہی۔“

”پھر دیکھو ”فتاویٰ رشیدیہ“ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 85 ”بندہ کے نزدیک سب مسائل تقویۃ الایمان کے صحیح ہیں۔“

یہ وہی رشید احمد گنگوہی ہیں جنہوں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علمائے مدرسہ دیوبند کا شاگرد بتایا۔

(1) تقویۃ الایمان کا کامل رد الکو کتبہ الشہابیہ میں دیکھیں۔

چنانچہ دیکھو براہین قاطعہ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی صفحہ 30 مصدقہ گنگوہی صفحہ 26 ”ایک صالح (یعنی پرہیزگار) فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ تو عربی ہیں آپ کو یہ زبان کہاں سے آگئی؟ آپ نے فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا عند اللہ ظاہر ہو گیا۔

شاگرد: اولیائے کرام رحمہم اللہ کا عرس کرنا کیسا ہے؟ اور اس میں جانے کے لئے کیا حکم ہے؟ اور انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ سے مدد مانگنا اور ان سے فریاد کرنا اور دور سے پکارنا کیسا ہے؟

استاد: اولیائے کرام رحمہم اللہ کا عرس⁽¹⁾ بہت خوب اور مفید اور معمولی مشائخ کرام رہا اور ہے۔ اس میں صاحب عرس سے حصول برکات کے لئے حاضری خوش نصیبی، سعادت و موجب فلاح دنیا و آخرت ہے، یونہی محبوبان خدا سے مدد مانگنا دنیا بھر میں کوئی مسلمان جاہل سے جاہل بھی یہ سمجھ کر نہیں مانگتا کہ وہ فاعل حقیقی مستقل بالذات ہیں۔

بلکہ ہر مسلمان اللہ ﷻ کا محبوب مقبول، برگزیدہ سمجھ کر مانگتا ہے، اور اس کی خوبی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، مگر وہی جس کے دل میں محبوبان حق سے عداوت بھری ہو، جیسے ”دیوبندی وہابی“ کہ ان کے یہاں عرس کرنا حرام اس میں جانا حرام مزارات محبوبان حق کی زیارت کو جانا نادرست، انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ سے مدد مانگنا کفر و شرک، ان کو پکارنا اور ان کی دوہائی دینا شرک۔

چنانچہ دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ مجتبائی صفحہ 149 ”مکن پور، اجمیر، بہرائچ، بغداد، کربلا، نجف اشرف کو صرف قبروں کی زیارت کو سفر کر کے جانا درست نہیں۔“

پھر دیکھو ”بہشتی زیور“ حصہ اول مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان صفحہ 41 ”کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی اور کسی سے مرادیں مانگنا اور کسی نام کی

(1) ان امور میں کتب ذیل کا مطالعہ کیجئے۔ انوار الانبیا: بریق المنار، جاء الحق

منت ماننا اور کسی کی دوہائی دینا (کفر و شرک ہے)۔“

پھر دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ مجتہائی صفحہ 9 ”غریب نواز کوئی نہیں، اولیاء کی پھٹکار کسی کو نہیں ہوتی۔ نذر و نیاز نہ کرو یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔“

پھر دیکھو ”تقویۃ الایمان“ مطبوعہ مجتہائی صفحہ 20 ”جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سواب اُس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلے کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے۔“ اب دیکھو فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 103

”یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے یارسول کبریٰ فریاد ہے

ایسے اشعار بایں خیال کہ حضور فریاد رس ہیں شرک ہے۔“ طرفہ تماشا یہ کہ وہابیہ دیوبندیہ جن کو اپنا مرشد بتاتے ہیں یعنی حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی علیہ الرحمۃ، وہ اپنی مطبوعہ کلیات میں قصیدہ نعتیہ تحریر فرماتے ہیں جس کے بعض اشعار یہ ہیں۔

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یارسول اللہ

مجھے دیدار تم اپنا دکھاؤ یارسول اللہ

شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بے کساں ہو تم

تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یارسول اللہ

لگے گا جوش کھانے خود بخود دریائے بخشائش

کہ جب حرف شفاعت لپ پہ لاؤ یارسول اللہ

یقین ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا

جو میدان شفاعت میں تم آؤ یارسول اللہ

اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں

تم اب چاہو ہنسناؤ یا رلاؤ یارسول اللہ

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں

تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ

پھنسا ہے بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
 مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
 نیز بانی مدرسہ دیوبند جناب ”قاسم صاحب نانوتوی“ کا قصائد قاسمی دیکھئے۔
 وہ لکھتے ہیں کہ ۔

ثنا کر اس کی اگر حق سے کچھ لیا چاہے
 فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد
 فلک پہ عیسیٰ و ادلیس ہیں تو خیر سہی
 مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
 گناہ^(۱) کیا ہے اگر کچھ گنہ کئے میں نے
 یہ سن کے آپ شفیع گناہگاراں ہیں
 ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف
 یہ ہے اجابت حق کو تری دعا کا لحاظ
 اگر جواب دیا بیکسوں کو تو نے بھی
 جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
 رجا و خوف کی موجوں میں ہے امید کا ناؤ
 تو دہلوی، گنگوہی، تھانوی فتوؤں سے پیر جی اور نانوتوی جی پکے کٹے مشرک
 ٹھہرے، مگر نہیں نہیں۔ پیر جی کہیں خدا ایک ہے، تو سچ ہے، اور جہان بھر کے سنی کہیں
 خدا ایک، تو کافر ٹھہریں، نانوتوی جی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ختم نبوت سے انکار
 کر کے چھ نبی آپ کی مثل اور مانیں تو عین اسلام اور اہلسنت اپنے آقائے نامدار مدنی

(۱) اس ڈھٹائی کو تو دیکھئے کیسی مونہ زوری کر رہا ہے گناہ کیا ہے اگر ہم نے گناہ کئے کہ اگر ہم گناہ نہ کرتے تو آپ شفیع کیسے بنتے، گویا ہم نے آپ کے شفیع رہنے کے لئے گناہ کئے ہیں غیبت ہے کہ یہاں خدا سے مخاطب نہیں ورنہ اس سے بھی یہی کہتے کہ ہم نے اگر گناہ کئے تو گناہ کیا کیا۔ ہم گناہ نہ کرتے تو آپ غفار کیسے ہوتے (معاذ اللہ) آپ کی غفاری بنی رہنے کو ہم نے گناہ کئے ہم نے گناہ کچھ نہیں کیا۔ ۱۲۔

تاجدار ﷺ کو یکتا، بے مثل و بے نظیر و خاتم النبیین مانیں، تو کفر و شرک و حرام
اللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُورِهِمْ

شاگرد: قبور سادات و علماء و اولیاء پر گنبد بنانا اور اس پر غلاف ڈالنا، وہاں روشنی کرنا
اور قبور پر پھول ڈالنا اور شیرینی و طعام سامنے رکھ کر فاتحہ دینا اور کفن یا قبر
میں شجرہ عہد نامہ و تبرکات بزرگانِ دین رکھنا یا کفن پر کچھ لکھنا، قبور پر حافظوں
کو بٹھا کر قرآن پڑھوانا اور ختم بزرگان پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بس مختصراً فرما
دیجئے کہ مسلمانوں کو کیا عمل کرنا چاہیے؟

استاد: سادات⁽¹⁾ و اولیاء و علماء کے مزارات پر عمارت و گنبد بنانا اور وہاں روشنی کرنا
اور اس کو زینت دینا، قبور پر ہار پھول ڈالنا، ان بزرگوں کا عرس کرنا، ان کی
قبور پر چادریں (غلاف) ڈالنا اور کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا، سب کا
ایصالِ ثواب کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ اسی طرح میت کی پیشانی پر بسم اللہ یا کلمہ
طیبہ لکھنا یا کفن پر لکھنا اور کفن میں یا قبر کے طاق میں شجرہ و تبرکات رکھنا یقیناً
جائز مفید اور صاحبِ قبر کے لئے وسیلہ نجات ہے، یوں ہی قبروں پر قرآن
خوانی، اگر اس پر اجرت نہ ٹھہرائی، تو بے شبہ جائز اور مستحسن ہے۔

اس سے اور ہر ذکر الہی و رسالت پناہی سے صاحبِ قبر کو اُنس حاصل ہوتا،
دل بہلتا، وحشت دور ہوتی ہے اور ختم بزرگانِ قادر یہ و نقشبند یہ و حشیہ پڑھنا جیسا مشائخ
کرام کا معمول رہا اور ہے۔ بے شک جائز اور حل مشکلات کے لئے نفیس موثر عمل ہے۔
ہاں خاندانِ نجدی میں یہ سب کفر و شرک و بدعت ہے۔

دیکھو ”تقویۃ الایمان“ صفحہ 56 و ”بہشتی زیور“ حصہ اول صفحہ 46 و حصہ دوم
صفحہ 76 اور زمانہ حال کے ایک نئے کٹھن و ہابی اُلٹے اُسترہ سے دین پاک کی حجامت
کرنے والے میاں ”کفایت اللہ دہلوی“ کی کتاب تعلیم الاسلام نمبر 4 کہ ان کتب ملعونہ

(1) ان امور میں ذیل کی کتابیں مطالعہ کیجئے۔ بریق المنار، اہلاک الوہابین، احیاء حیات الموات الحرف
الحسن، انوار سلطۃ ۱۲۔

میں ان تمام امور مستحبہ و مستحسنہ کو بدعت و کفر و شرک و حرام لکھا ہے۔
نیز فتاویٰ ”رشیدیہ مطبوعہ“ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 154 دیکھو ”فاتحہ
کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالہ ہے۔ ہرگز نہ کرنا چاہیے۔“
نیز انہیں گنگوہی جی نے ”براہین قاطعہ“ میں فاتحہ پڑھنے کو وید پڑھنا بتایا ہے
اور اللہ ﷻ مسلمانوں کو ان شیاطین و ہابیہ دیوبندیہ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔
شاگرد: حضرت گیارہویں کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کرنا اور وہ نیاز کی شیرینی یا طعام
کھانا کیسا ہے؟

استاد: حضور پیران پیر دستگیر فریاد رس حاجت روا سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر
جیلانی غوث الوری رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ کو عرف میں گیارہویں شریف کہتے
ہیں۔ جملہ خاص و عام اہل اسلام میں رائج و معمول مشائخ کرام ہے،
بزرگوں نے اس عمل کے بہت فوائد بتائے ہیں لہذا ہمیشہ کرنا چاہیے اور نیاز
کی شیرینی و طعام عمدہ تبرک ہے، ادب و تعظیم سے لینا اور کھانا چاہیے۔
ہاں فرقہ روافض اور اس کا ”بھائی فرقہ“ وہابی اس کا سخت دشمن ہے، ان
شیاطین کے نزدیک یا غوث کہنا شرک و کفر اور نیاز غوث اعظم حرام بلکہ نیاز کی چیز
کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

دیکھو ”فتاویٰ رشیدیہ“ جلد دوم صفحہ 62 ”گیارہویں کی نیاز کی چیز کھانے
سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔“ (ملخصاً) مگر کوا کھانے سے نہ دل مردہ ہو، نہ سیاہ، بلکہ کھانا
ثواب۔

دیکھو ”فتاویٰ رشیدیہ“ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی صفحہ 597 ”جہاں
زاغ معروفہ نہ کھیا جاتا ہو وہاں کھانا ثواب ہے۔“ (بلفظ) عجیب بات ہے کوا کھائے تو
ثواب ہو اور حضور غوث الثقلین کی نیاز کی چیز کھائے تو دل مردہ ہو، دیکھو یہ ہے وہابیہ
دیوبندیہ کی حرام خوری حرام غلیظ خوار کوئے کے اہل دیوبندی اور نفیس طیب تبرک کے

اہل حضرات اہلسنت واللہ الحمد۔

ہیچو بلبل دوستی گل گزریں تاشوی باخرمن گل ہمنشیں
زاغ چوں مُردار راشد ہم نفس یار او مُردار خواہد بود و بس
شاگرد: کیا یہ وہابی جُدا جُدا عقیدے کفریات کے ایجاد کرتے ہیں؟

استاد: ہاں ہر ایک اپنی جدت طبع سے نئے نئے کفریات تراشتا ہے اور عداوت
محبوبانِ حق میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ چنانچہ ”محمود
حسن دیوبندی“ نے ”گنگوہی“ کے مرکر مٹی میں ملنے پر مرثیہ لکھا، اس میں
خود موسیٰ بن کر اس کی قبر کے ڈھیر کو طوہِ ٹھہرایا۔ دیکھو مرثیہ گنگوہی صفحہ 17۔
تمہاری ثُربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ

کہوں ہوں بار بار اَدِیسی مری دیکھی بھی نادانی

پھر گنگوہی کے کالے بندوں کو یوسفِ ثانی قرار دیا۔ صفحہ 11

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

عبیدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی

عبید جمع عبد کی بمعنی بندے اور سود جمع اسود کی بمعنی کالے، واہ ری وہابیت
دیوبندیت خوب دیوبندی کی شرح کی یعنی گنگوہی دیو کے کالے کالے بد شکل دوسیاہ
بندے تو یوسفِ ثانی ہیں اور حبیبِ خدا سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ستھرے پاکیزہ
نورانی بندے⁽¹⁾ بدعتی کافر مشرک،

یہ لو آگے بڑھ کر اور ترقی کی، گنگوہی جی کو حضور بانیِ اسلام خیر الانام علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا ثانی بنا دیا۔ دیکھو مرثیہ صفحہ 10۔

زباں پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعلیٰ ہبل شاید

اٹھا عالم سے کوئی بانیِ اسلام کا ثانی

(1) ہر مسلمان بندہ رسول ہے اور جو بندہ رسول ہے وہ بندہ خدا ہے جو بندہ رسول نہیں وہ بندہ ابلیس
دیکھو رسالہ اعجب العقاب۔

تھانہ بھون میں حسد کا شعلہ بھڑکا

یعنی جب ”اشرفعلی تھانوی“ نے دیکھا کہ نبوت و رسالت تو میں چاہتا تھا مگر اس احمق نے اُسے گنگوہی کو پھنسا دیا، فوراً توڑ کیا اور کتاب مسماۃ ”بسط البنان“ لکھ کر اس میں یہ اعلان کر دیا کہ ”با خدا داریم کاروبا خلّاق کار نیست“ یعنی ہمیں صرف خدا ہی سے کام ہے خلّاق سے کچھ کام نہیں۔

ظاہر ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آل و اصحاب و اولیاء و مشائخ سب ہی خلّاق میں آ گئے، تو تھانوی جی نے ان سب سے اپنا کوئی علاقہ نہ مانا۔ واقعی یہ کیسی کھلی تقلید و تعمیل ہے امام الوہابیہ ”اسمعیل دہلوی“ کی۔ وہ پہلے ہی حکم لگا گیا تھا کہ ”اللہ کے سوا کسی کو نہ مان، اوروں کو ماننا محض خبط ہے“۔ تو کیا تھانوی جی کسی نبی رسول و غوث کو مان کر محض خبطی بنتے، پھر مزید برآں یہ کہ تھانوی جی کو آگے بڑھ کر خود نبی و رسول بننا اور کلمے میں اپنا نام داخل کرنا اور بلا تبعیت استقلالاً اپنے نام پر درود پڑھوانا تھا، اس لئے اس عمارت ملعونہ کی بنیاد ایسے لفظوں سے نہ اُٹھائی جاتی، تو پھر اور کیا صورت تھی۔ ہاں مثل امام الطائفہ کے اردو میں ویسا صاف صاف نہ کہا، بلکہ ذرا لیٹے ہوئے تاکہ سیفِ قلم اہلسنت کی ضربیں زبردست نہ پڑ جائیں، اور اس مصرع کے الفاظ میں ہوا خواہانِ وہابیت کو گنجائش فضول بحث و تاویل کی باقی رہے۔

لیکن جب آگے بڑھ کر نبوت و رسالت کے دعوے ہوئے تب تھانوی جی کے مفہوم اور اس مصرع کے معنے و مقصود کی قلعی صاف کھل گئی اور قرائن اسی پر دال ہو گئے کہ تھانوی جی صاحب بول رہے ہیں ”ہمیں خدا ہی سے کام ہے رسول کریم و دیگر انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام و اصحاب و اہل بیت وغیرہا سے کچھ کام نہیں“۔ (مطلب و مفہوم تھانوی جی در مصرع)۔

تھانوی جی کے حمایتی یہاں یہ کہیں گے کہ یہ مصرع تو تھانوی کا نہیں، فلاں بزرگ کا ہے، تو ان پر اعتراض ہوا، اولاً یہ جواب نہیں بلکہ تھانوی کے سہرا لزام لے لینا ہے۔ ثانیاً ہر شخص کا مدعا ایک ہونا ضروری نہیں، ہم تو چونکہ تھانوی جی کی تہ تک پہنچے

ہوئے ہیں لہذا ان کی ہم نے کھول دی، بزرگ کی طرف نسبت پر پھولنا، اور قولین مسلم و کافر کا فرق بھولنا سخت بد عقلی نہیں تو کیا ہے انبت الربیع البقل جب مسلم کہے گا مجاز ہوگا، اور جب مشرک کہے گا اپنی حقیقت پر رہے گا۔ یونہی یہاں اگر کوئی مسلم کہے تو اس کے یہ معنی کسی طرح نہیں ہو سکتے کہ وہ خدا کے سوا اور محبان و محبوبان خدا سے انکار کرتا اور اپنا علاقہ توڑتا ہے بلکہ یہ کہ وہ ان سے تعلق کو بھی خدا ہی سے علاقہ جانتا ہے کہ ۔

مردانِ خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند

اس کا مقصود یہ ہے کہ اصل مقصود رب ﷻ ہے، انبیاء و رسل علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ سے علاقہ بھی اسی مقصود اصلی سے علاقہ کے باعث ہے، تو ان سے علاقہ یقیناً اس سے علاقہ ہے، تو یہ معنی ہوئے کہ رب ﷻ اور اس کے محبوں محبوبوں سے مجھے کام ہے، باقی خلایق سے مجھے کیا کام من بکار خویشم انہا بکار خویشند اور تھانوی جی کا یہ مقصود ہرگز نہیں ہو سکتا، کہ ان کے امام الطائفہ کے دھرم میں یہ شرک ہے۔

امام الطائفہ کا قول اوپر تم دیکھ چکے کہ ”خدا کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کا ماننا محض خبط ہے“۔ تھانوی جی بھلا اسمعیلی دھرم پر مشرک نہ ٹھہریں گے۔ اگر اپنا مقصود یہ بتائیں گے۔ پھر 1335ھ میں بڑھ بھس نے جوش دکھایا اور باکرہ کے ساتھ شادی کا ارادہ ٹھہرایا، اور اپنی باکرہ عورت کو (معاذ اللہ) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرار دیا۔

دیکھو رسالہ ماہوار ”الامداد“ ماہ صفر 1335ھ از تھانہ بھون ”ایک صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اثر فعلی) کے گھر میں حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے آکر کہا کہ میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا (کہ کس عورت اس کے ہاتھ آئے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حضور ﷺ کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔“ (اتحی بلفظہ)

یہ تو 1335ھ میں دیواریں بنائی تھیں۔ پھر 1336ھ میں عمارت تیار ہو گئی

یعنی مرید کو لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ اور درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا أَشْرَفُ عَلَيَّ کا اجازت نامہ بخش دیا۔

دیکھو رسالہ الامداد ماہ صفر 1336ھ ص 35 بس دلی مقصود پورا ہو گیا۔ یہ اتہا ہے اس ابتدا کی جو ”قاسم نانوتوی“ نے ”تحذیر الناس“ میں کی کہ حضور ﷺ کی مثل چھ نبی اور بھی ہیں اور اگر بالفرض آپ کے زمانے میں اور نبی موجود ہو تو ”خاتم النبیین“ ہوئے میں حضور ﷺ کے کچھ فرق نہ آئے، نیز حضور ﷺ کی خاتمیت کو مقام مدح میں ذکر کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین ہونے میں کوئی بھی بالذات فضیلت نہیں دیکھو ”تحذیر الناس“ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی صفحہ 5۔

شاگرد: حضرت ایسے لوگوں کے کافر ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔

استاد: بحدہ تعالیٰ تم مسلمان ہو، عزت و عظمت محبوبان حق کی تمہارے قلب میں ہے اور اسی کا نام ایمان ہے۔

شاگرد: میرا اور ہر مسلمان کا ایمان صاف یہ بتاتا ہے کہ جس نے اللہ ﷻ و رسول ﷺ کی ادنیٰ توہین بھی کی، تو وہ بلا شک کافر و مرتد ہو گیا۔ اگرچہ کیسا ہی زاہد، عابد بنتا ہو۔ اور اس وقت ان وہابیہ دیوبندیہ کی کتابوں سے تو صاف روشن ہو گیا کہ انہوں نے کوئی دقیقہ اللہ ﷻ و رسول ﷺ کی توہین کرنے میں اٹھانہ رکھا، مثلاً:-

(1) اللہ ﷻ کو جھوٹا ٹھہرایا۔

(2) اللہ ﷻ کیلئے شراب خوری و جہل و زنا و ظلم و غیر ہاتمام عیوب کرنا ضروری مانا۔

(3) نبی ﷺ کی صفت عظیمہ علم غیب سے صاف انکار کیا۔

(4) حضور ﷺ کے علم کو شیطان کے علم سے کم مانا۔

(5) حضور ﷺ کے علم غیب کو جانوروں گتے سور و غیرہ کے علم سے ملایا۔

(6) شفاعت حضور ﷺ سے صاف انکار کیا۔

(7) وہ مسلمان جن کے نام عبدالنبی، عبدالرسول، غلام محی الدین، غلام معین

الدین، محمد بخش، نبی بخش، علی بخش، حسین بخش، امام بخش، پیر بخش ہوں اُن کو کافر و مشرک بتایا، مردود لکھا۔

(8) اللہ ﷻ کے سوا کسی دوسرے کو خواہ پیغمبر ہو یا قرآن یا ملائکہ ماننے کو خطبہ کہا۔

(9) مخلوق میں تمام بڑے چھوٹے جن میں انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی آگئے سب کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل مانا۔

(10) حضور ﷺ کے مختارِ کل ہونے سے صاف انکار کیا۔

(11) اللہ ﷻ کو کبھی عالم کبھی جاہل بتایا۔

(12) حضور ﷺ کو مر کر مٹی میں ملنے والا لکھا۔

(13) اور اس خبیث قول کی تہمت حضور ﷺ پر رکھی کہ خود انہوں نے ایسا فرمایا۔

(14) حضور ﷺ کا مرتبہ بڑے بھائی کے برابر ٹھہرایا۔

(15) انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کو عاجز، بے خبر، نادان، ناکارہ کہا۔

(16) اذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنے کو بدعت سیئہ کہا۔

(17) اس عمل مسنون کے ترک کو بہتر بتایا۔

(18) غیر مقلدین اور مقلدین کو عقائد میں متحد بتایا۔

(19) غیر مقلدین کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ٹھہرائی۔

(20) محفلِ میلاد شریف اور اس میں قیام کو بدعت و حرام و کفر و شرک جنم کنہیا کا

سائگ بتایا۔

(21) اسی محفل اقدس کو شامتِ نفس، ہوائے طبیعت، مصطفیٰ ﷺ کی اہانت لکھا۔

(22) محرم اور عید شبِ برأت میں طعام یا شیرینی یا حلوے یا سویوں یا کھجڑے یا

شربت وغیرہ پر نیاز و فاتحہ کو بدعت و ناجائز اور گمراہی بتایا۔

(23) وردِ نام اقدس نبوی کو شرک لکھا۔

(24) وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شینا للہ حرام بتایا۔

(25) تصویرِ شیخ کو موجب شرک لکھا۔

(26) نماز میں حضور اقدس ﷺ کے خیال کو (معاذ اللہ) بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر بتایا۔

(27) ”تقویۃ الایمان“ جو سخت گندی، ناپاک، گمراہی و کفریات کی کتاب ہے اس کو نہایت عمدہ کتاب بتایا اور اس کے تمام مسائل صحیح مانے۔

(28) اس کے مصنف ”اسماعیل دہلوی“ کو قاصد بدعت، حامی سنت، عالم، صالح، مفتی، عامل بالقرآن و حدیث، ولی، شہید، جنتی، مہبط رحمت الہی بتایا۔

(29) حبیب خدا ﷺ کو مدرسہ دیوبند کے عالموں کا شاگرد مانا۔

(30) عرسِ اولیاء رحمہم اللہ کو بدعت و حرام ٹھہرایا۔

(31) انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا۔

(32) یار رسول اور یا غوث کہنے والوں پر حکم کفر و شرک جڑا۔

(33) بغداد، کربلا، نجف اشرف، اجمیر، مکن پور وغیرہ کو مزاراتِ اولیاء کی زیارت کے لئے جانا ناجائز کہا۔

(34) اولیاء رحمہم اللہ کی منت ماننے کو کفر و شرک لکھا۔

(35) مزاراتِ اولیاء رحمہم اللہ پر غلاف اور چادر ڈالنا حرام بتایا۔

(36) حصولِ برکت و شفاء کے لئے مزاراتِ اولیاء رحمہم اللہ کی خاک بدن یا مونہ پر ملنے کو فعل بد کہا۔

(37) خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ یا کسی بزرگ کو بھی غریب نواز کہنا شرک قرار دیا۔

(38) نذر و نیاز کو شرک کہا۔

(39) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فریاد و استغاثہ کو شرک بتایا۔

(40) یار رسول کہنے کو شرک لکھا۔

(41) قبورِ سادات و اولیاء و علماء پر عمارت و گنبد بنانے کو سخت گناہ قرار دے کر گنبد

رسول ﷺ اور گنبدِ صحابہ و اہل بیت و گنبدِ غوثِ اعظم و گنبدِ خواجہ اجمیر اور اسی طرح تمام بزرگوں کے مقابر اور گنبدوں کا ڈھانا ثواب ٹھہرایا، کیونکہ ہر گنبد

بدعت اور ہر بدعت کو مٹانے میں ثواب، تو ان کے نزدیک ہر گنبد کے ڈھانے میں ثواب۔

(42) کھانے پر قرآن پڑھنے کو وید پڑھنے کی مثل کہا۔

(43) قبر میں شجرہ وغیرہ رکھنے کو ناجائز بتایا۔

(44) حافظوں سے قبور پر قرآن پڑھانے والے کو کافر لکھا۔

(45) قبور پر پھول ڈالنے والے کو دوزخی ٹھہرایا۔

(46) ختم خواجگان پڑھنے والے کو کافر کہا۔

(47) کو اکھانا ثواب بتایا۔

(48) نیازِ غوث الثقلین کے طعام و شیرینی کو قلب کو مردہ کرنے والا لکھا۔

(49) فاتحہ کو گمراہی والی بدعت ٹھہرایا۔

(50) گنگوہی کی قبر کو مثل طور بتا کر خود مثل موسیٰ علیہ السلام بنے۔

(51) گنگوہی کو حضور بانی اسلام خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثانی نظیر اور مثیل ٹھہرایا۔

(52) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخت توہین کی۔

(53) کلمہ طیبہ میں بجائے نام اقدس کے اپنا نام (اشرف علی) داخل کیا۔

(54) درود شریف میں نبینا محمد کی جگہ نبینا اشرف علی کی اجازت دی۔

(55) نبی ﷺ کی مثل چھ نبی موجود مانے اور ختم نبوت سے صاف⁽¹⁾ منکر ہو بیٹھے۔

پس میرا ایمان تو ان اقوال ملعونہ کو دیکھتے ہوئے ان تمام وہابیہ دیوبندیہ مذکورین پر صاف صاف بلا تامل حکم کفر لگاتا ہے اور یقیناً ہر مسلمان صاحب ایمان فوراً ان شیاطین کے لئے یہی کہہ دے گا کہ یہ سب کے سب گمراہ، کافر، مرتد ہیں اور جو ان کا مرید یا معتقد ہو یا ایسے بد مذہبوں، مرتدوں کو اپنا پیشوا، مقتدا، عالم دین، صالح، متقی مانے، وہ بھی انہی کی مثل گمراہ کافر و مرتد ہے۔ اس لئے کہ الرِّضَاءُ بِالْكَفْرِ كُفْرٌ یَعْنِی کفر کے ساتھ راضی ہونا بھی کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اب جناب اس کے متعلق

(1) وہابیہ دیوبندیہ کے عقائد کی پوری تفصیل دیکھنا ہو تو رسالہ الاستمداد مع تکملہ

ارشاد فرمائیں اور میری غلطی سے مجھے آگاہ کریں۔

استاد: اللہ ﷻ تم کو ایمان میں یوں ہی مضبوط رکھے، تمہارے ایمان نے جو کچھ ان بد مذہبوں کی نسبت کہا بالکل حق و صحیح کہا، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے تمام علمائے کرام حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ نے بالا جماع و بالاتفاق ان وہابیہ دیوبندیہ رشیدیہ احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انیسٹھی، اشرف علی تھانوی اور ان کے مریدین و معتقدین سب پر فتویٰ^(۱) کفر دے کر یہ لکھ دیا کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهِ وَعَذَابِهِ فَقَدْ كَفَرَ یعنی جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اب تم کو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند احکام و ارشادات سناؤ جن پر مسلمان کو عمل اشد ضروری ہے۔ حبیب و محبوب واقفِ غیوب ﷺ نے مدتوں پیشتر ان بد مذہبوں کے ظاہر ہونے کی خبر دی اور ان کی حالت اور شکل و صورت سب کچھ بیان^(۲) کر کے ہم کو حکم فرمایا کہ اِيَّاكُمْ وَاِيَاهُمْ لَا يُضِلُّوْكُمْ وَلَا يَفْتُوْكُمْ تم ان بد مذہبوں سے دور رہنا، اور انہیں اپنے سے دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں لَا تَوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تَشَارِبُوْهُمْ تم ان کے ساتھ نہ کھاؤ پیوؤ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ نہ ان کے ساتھ بیٹھوؤ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ نہ ان کے ساتھ بیاہ شادی کروؤ وَلَا تُكَاَلِمُوْهُمْ نہ ان سے بات چیت کروؤ وَلَا تَوَاكِلُوْهُمْ نہ ان سے انس و محبت رکھوؤ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ نہ ان^(۳) کے ساتھ نماز پڑھوؤ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ اور نہ ان کے جنازوں پر نماز پڑھو۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو کسی بد مذہب سے اُسے دشمن ٹھہرا کر مونہ پھیرے، اللہ ﷻ اس کا دل امان و ایمان سے بھر دے، اور جو کسی بد مذہب کی تذلیل کرے، اللہ ﷻ جنت میں 100 درجے اس کے بلند فرمائے، اور جو کسی بد

(۱) دیکھو حسام الحرمین عربی مع ترجمہ جس میں وہابیہ کے لئے علمائے حرمین شریفین نے بالا جماع کفر کے فتوے دیئے ہیں۔ ۱۲

(۲) تفصیل احکام و احادیث مع سند اگر دیکھنا ہوں تو فتاویٰ الحرمین تاریخ نجد و حجاز۔

(۳) وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ بد مذہبوں سے نکاح حرام ہے اس کے ثبوت میں دیکھو ازالة العار۔ ۱۲

مذہب کو جھڑکے، اللہ ﷻ اس کو بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور فرماتے ہیں کہ بد مذہب تمام جہان اور جملہ چوپائیوں سے بدتر اور جہنمیوں کے گتے ہیں جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم و توقیر کی، اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ پس جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس سے ترش روئی کرو۔

پس دین و ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ تم ان احکام نبوی و ارشادات مصطفویٰ پر عمل کرو اور تمام بد مذہبوں ”وہابیہ دیوبندیہ و روافض، قادیانی، نیچریہ، گاندھویہ“ وغیرہا سے سخت متنفر رہو، اور ان کو اپنا سخت دشمن جانو، ان کے ساتھ دوستی، میل جول، نشست و برخاست، سلام و کلام کو حرام سمجھو، اور ان کی کتابوں کو کفری زہر جانو کتب وہابیہ، دیوبندیہ مثلاً ”تقویۃ الایمان، نصیحۃ المسلمین، صبح کا ستارہ صراط مستقیم، براہین قاطعہ، فتاویٰ میلاد و عرس، حفظ الایمان، اصلاح الرسوم، بہشتی زیور، تحذیر الناس، تعلیم الاسلام“ اور علاوہ ان کے جو رسالے اور کتابیں دیوبندیہ کے مریدین یا معتقدین کی تصانیف سے ہوں ان کو نہ خود پڑھو، نہ بچوں اور عورتوں کو پڑھاؤ، بلکہ دوسروں کو بھی ان سے سخت نفرت دلاؤ۔

اور معتبر کتابیں مثلاً بہار شریعت و دیگر تصانیف اہلسنت خصوصاً مصنفات اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت حامی شریعت فاضل بریلوی قدس سرہ کا مطالعہ کرو اور دوسروں کو پڑھاؤ۔ مولیٰ جل و علا بطیفیل اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برادران اسلام کو وہابیہ دیوبندیہ اور نیز تمام بد مذہبوں کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کی ناپاک کتابوں سے اہل سنت کو بچائے اور مذہب اہل سنت پر ثابت قدم رکھے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُورِ عَرْشِهِ
سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔

تمت بالخير



ماکتابہ علی حضرت کی خوبصورت کتابیں

انوارالحديث

نورانی واقعات

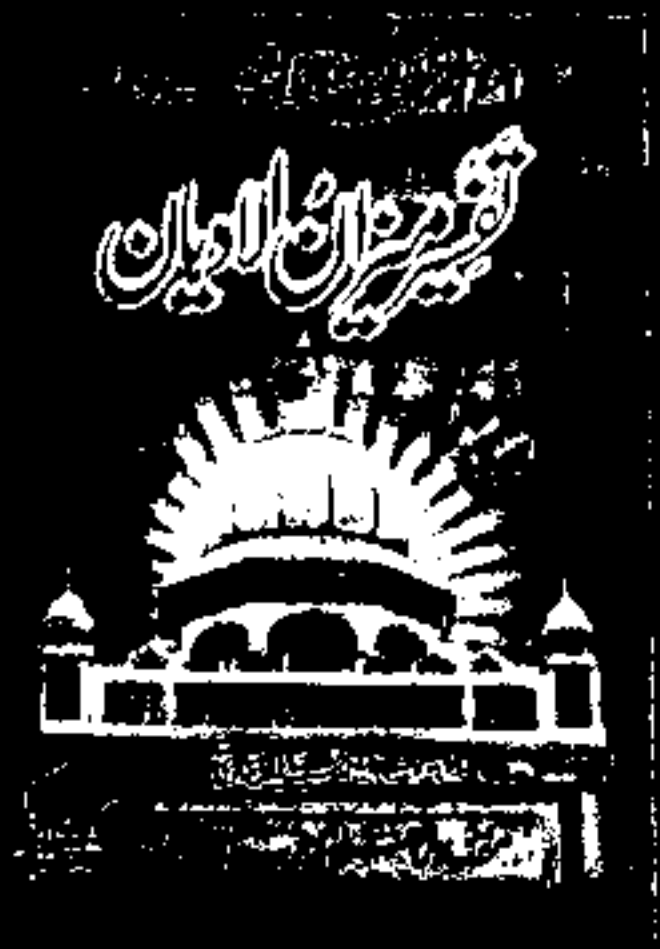
سیرت صدر الشریعہ

زلف زنجیر

زلزلہ و تبلیغی جہاد

قرآنی بیانات

غیر اللہ سے مانگنا کیسے؟



ماکتابہ علی حضرت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ماکتابہ علی حضرت کی خوبصورت کتابیں

انوارالحديث

نورانی واقعات

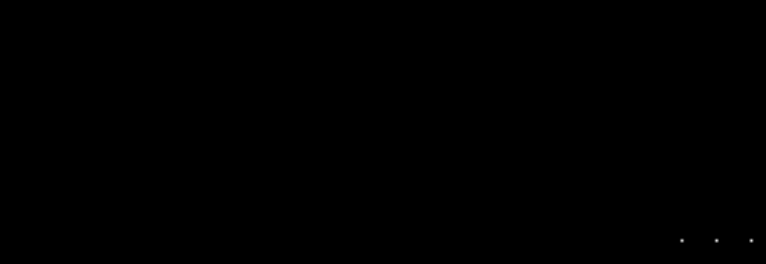
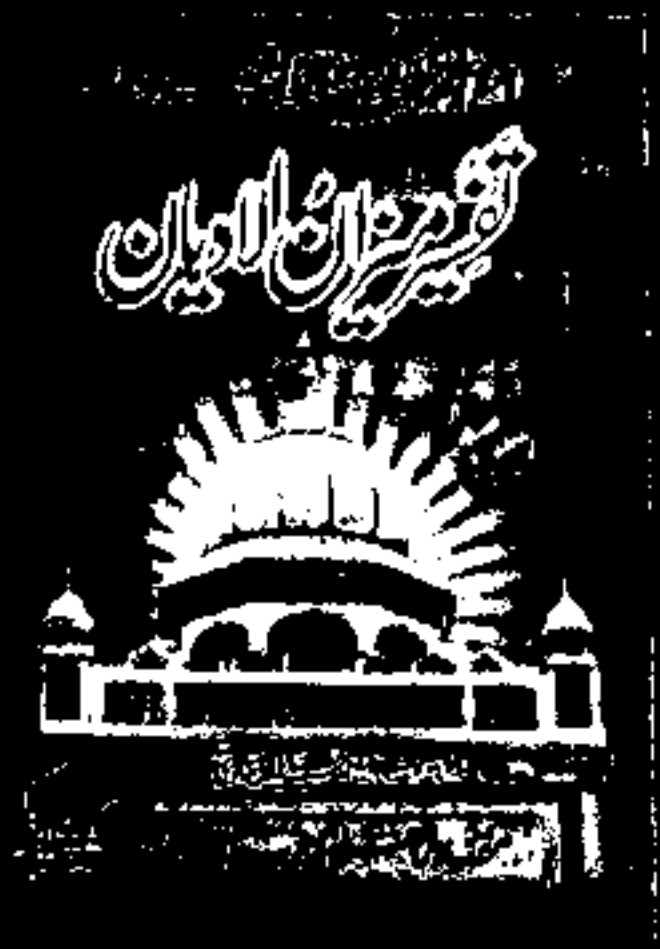
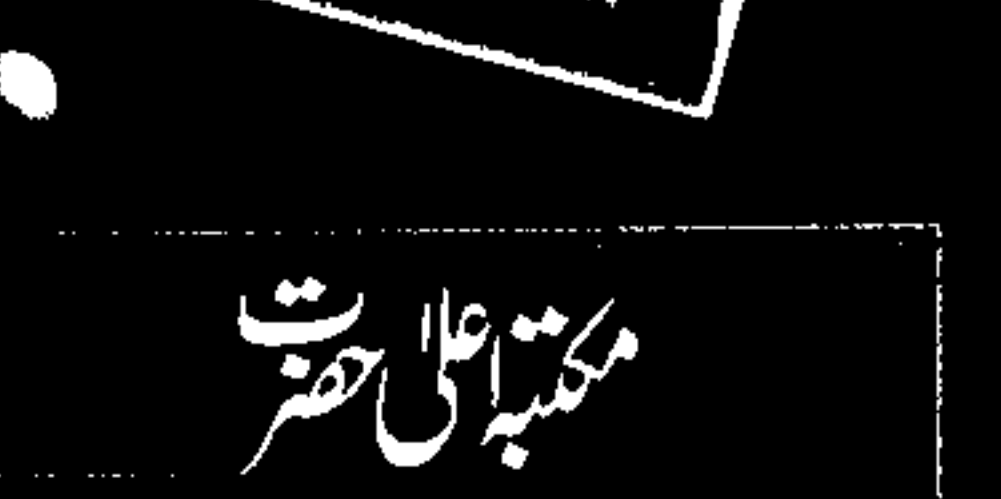
سیرت صدر الشریعہ

زلف زنجیر

زلزلہ و تبلیغی جہاد

قرآنی بیانات

غیر اللہ سے مانگنا کیسے؟



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>